



سوال

(227) دسویں ذوالحجہ کو طواف کرنے کے بعد حیض آنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کو دسویں ذوالحجہ کو طواف کرنے کے بعد اگر حیض آجائے تو وہ کیا کرے، کیا وہ طواف وداغ کے لیے اپنے پاک ہونے کا انتظار کرے یا طواف کے بغیر ہی واپس اپنے وطن آجائے، قرآن و حدیث کے مطابق ایسی عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

طواف وداغ کا مطلب یہ ہے کہ حج کرنے والا اپنے آخری لمحات بھی بیت ا کے پاس بصورت طواف گزارے لیکن جس عورت کو حیض آجائے اس کے لیے طواف وداغ ضروری نہیں ہے، وہ طواف وداغ کے بغیر مکہ مکرمہ سے اپنے وطن واپس آجائے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ اپنے وطن لوٹنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنا آخری وقت بیت ا کے پاس (بصورت طواف) گزاریں البتہ حائضہ عورت سے طواف وداغ کے متعلق تحقیق کی جاتی تھی۔“ [1]

لیکن اس رخصت کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ دسویں ذوالحجہ کو طواف افاضہ کر چکی ہو، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو مکہ مکرمہ سے نکلنے سے پہلے طواف وداغ کے متعلق رخصت دی تھی، بشرطیکہ وہ افاضہ کر چکی ہو۔ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ صفیہ بنت جہی رضی اللہ عنہا طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئیں، میں نے رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سہ ذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ تو ہمیں روکے رکھے گی۔“ میں نے عرض کیا یا رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے جب طواف افاضہ کر لیا تھا تب اسے حیض آیا تھا، رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر تو وہ مکہ سے روانہ ہو اور ہمارے ساتھ چلے۔“ [3]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پہلے موقف یہ تھا کہ حائضہ عورت مکہ میں ٹھہرے اور جب پاک ہو جائے تو طواف وداغ کر کے وطن واپس آئے، پھر انہوں نے اس موقف سے رجوع کر لیا تھا اور فرماتے تھے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو طواف وداغ کے متعلق رخصت دی ہے۔ [4]

بہر حال حائضہ عورت کو طواف وداغ کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب اس نے طواف افاضہ کر لیا ہے تو طواف وداغ کیے بغیر وہ اپنے گھر واپس آ سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)



[1] صحیح بخاری، الحج: ۵۵۵-ا۔

[2] صحیح بخاری، الحج: ۵۵۵-ا۔

[3] مسند امام احمد، ص: ۳۴۰، ج ۱-ا۔

[4] صحیح بخاری، الحج: ۶۱۱-ا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 213

محدث فتویٰ